خطبات خواجہ شمس الدین عظیمی

ACD 56

Track - 1

74:00

"ہماری دعائیں کیوں قبول نہیں ہوتیں؟"

......(شروع کے چار منٹ کی ریکارڈنگ ٹھیک نہیں ہے)

جیسے جیسے دعا ہوتی ہے جس طرح جس طرح اجتماعی دعا میں زیادہ سے زیادہ لوگ شریک ہوتے ہیں جتنے بھی ہمارے اعمال ہیں اللہ سے متعلق رسول اللہ ؐ سے متعلق وہ سب ظاہری ہیں جسمانی ہیں اور ظاہری و جسمانی اعمال کی کوئی حیثیت نہیں ہوتی۔ زیادہ سے زیادہ ہم نمازیں پڑھتے ہیں۔ لیکن جب ہم نماز میں اللہ کے سامنے کھڑے ہوکر اس بات کا برملا اعلان کرتے ہیںاللہ اکبر... اللہ سے کوئی بڑا نہیں ہے تو صورت حال یہ پیش آتی ہے کہ .... بہ معنی بس ایک خیالات کی یلغار ہے ۔ آپ کہتے ہیں سبحن ربی اعلیٰ... پاک ہے میرا رب جو سب سے بڑا لیکن وہاں یہ صورت ہے کہ آپ کو وہاں یہ خیال آرہا ہے کہ اگر فیکٹری کا مالک مجھ سے ناراض ہوجائے تو ملازمت سے نکال دے گا تو میں روٹی کہاں سے کھاؤں گا؟ آپ رکوع میں جاتے ہیں سبحن ربی العظیم میرا رب بہت ہی بڑا ہے عظمت والا ہے بزرگی والا ہے اتنا بڑا ہے جو چاہے کرسکتا ہے ۔ جو چاہے کرتا ہے ۔ اتنا بڑا ہے کہ مجھے اس نے عدم سے وجود میں لے آیا۔ اتنا بڑا ہے کہ اس نے مجھے زندگی کے تمام وسائل فراہم کئے ہیں۔ میں پیدا ہوا تو پیدائش سے میری زندگی میں کام آنے والے تمام وسائل دسترخوان پہ دے دیئے لیکن زبان سے سبحن ربی العظیم کہا جارہا ہے اور دماغ میں یہ کہ گھر میں میری بیوی ناراض ہوجائے گی ۔ بچے اگر نالائق ہوگئے تو کیا ہوگا؟ اسکول میں داخلہ نہ ملا تو کیا ہوگا؟ملازمت نہیں ملے گی تو کیا ہوگا؟ رشتے دار ناراض ہوگئے تو کیا ہوگا ۔ تو اس کا مطلب یہ ہوا کہ سبحن ربی العظیم ایک آدمی کہہ رہاہے زبان سے اور دماغ میں اس کے برعکس سب باتیں آرہی ہیں۔ منافقت کے علاوہ کچھ اور نہیں ہے۔ جب ہم سارے ہی منافق ہوگئے پورے کے پورے تو منافق کو تو اللہ پسند ہی نہیں کرتا۔ نہ منافق کی کوئی بات اللہ سنتا ہے ۔ نہ منافق کو یہ حق پہنچتا ہے کہ اللہ سے وہ کوئی ربط قائم کرے۔ اللہ تک تو وہ بات پہنچتی ہے جب آپ کا جسمانی وجود ہو اور آپ کا باطنی عمل ایک ساتھ

parallel

ہو۔ جب سبحان ربی العظیم آپ نے کہاتو اس کا مطلب یہ ہے کہ اب کائنات میں اللہ سے بڑا کوئی نہیں ہے۔ نہ بیوی ہے نہ بچے ہیں نہ سیٹھ ہے نہ

ساہوکار ہے نہ کاروبار ہے نہ مال ہے نہ دولت ہے کچھ بھی نہیں صرف اللہ!
اور کتنی بڑی ستم ظریفی ہے کہ جس اللہ نے آپ کی پیدائش سے پہلے آپ کے
لئے وسائل فراہم کردئیے اس اللہ کو آپ کبھی یاد نہیں کرتے۔ اور جس بندے نے
آپ کے لئے اللہ کے دئیے ہوئے وسائل آپ کو آپ کی اجرت کے طور پر دے دئے اس
کو آپ سر آنکھوں پہ بٹھاتے ہیں۔ تو جب اللہ سے رابطہ ہی نہیں ہے اللہ سے
تعلق ہی نہیں ہے تو ظاہر ہے عبادت ہی قبول نہیں ہوگی۔ عبادت قبول نہیں
ہوگی تو دعا بھی قبول نہیں ہوگی ۔ تو سوچنے کی بات یہ ہے کہ اس وقت ایک
ارب مسلمان ہیں۔ سیدنا حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے زمانے میں چند سو
مسلمان تھے۔ تیس ہزار مسلمانوں نے ایران کی ایک لاکھ تیس ہزار فوج کو
شکست دی تھی۔ یہ آپ کے ہلاکو خاں ۔ ہلاکو خاں چنگیز خاں کا نام تو سنا
ہوگا ناں؟ ہلاکو خاں نے بغداد پہ حملہ کیا۔ بغداد کی بیس لاکھ کی آبادی بتائی
جاتی ہے۔ اس وقت وہاں صورتحال یہ تھی بغداد میں بیسویںفرقے بنے ہوئے تھے۔
کوئی شیعہ تھا، کوئی سنی تھا، کوئی کچھ تھا، کوئی کچھ تھا، کوئی کچھ تھا۔ اور
ساتھ ساتھ کچھ ایسے لوگ موجود تھے ان کا کام ہی یہ تھا کہ وہ افواہ پھیلاتے
رہے۔ اور مسلمانوں کے اندر خوف و ہراس پیدا کرتے رہیں۔ نتیجہ اس کا یہ
نکلاکہ ہلاکوخاں بغداد میں داخل ہوااور بیس لاکھ کے شہر کو اس نے قبرستان
میں تبدیل کردیا۔ اس نے مسلمانوں کے سروں کے دروازے بنادئیے۔ مینار کھڑے
کردئیے۔ وہاں کا جو بادشاہ تھا معتصم باللہ اس کو ایک بورے میں بند کیا۔ تاریخ
آپ کو بتاتی ہے۔ بورے میں بند کیااور اس کو ڈنڈوں سے اتنا مارااتنا ماراو۔ ہڈیاں
اور گوشت ایک ہوگئے۔ پس کرے بات کیا تھی؟ آپس میں مسلمانوں میں منافقت
بڑھ گئی تھی۔ جو چہرے تھے وہ سارے منافق تھے۔ زبان میں کچھ تھا دل میں
کچھ تھا۔ چھوٹی چھوٹی ٹکڑیوں میں مسلمان بٹ گیا تھا۔ اور اس چھوٹی چھوٹی
ٹکڑیوں میں مسلمان جب بٹ گیا تو ہلاکو خاں نے چند ہزار فوج سے پورے شہر
کو تباہ و برباد کردیا۔ اور کہتے ہیں بغداد میں دنیا کا سب سے بڑا کتب خانہ تھا۔
اسلامی علوم کا سب سے بڑا ذخیرہ تھا۔ اس نے اس کو آگ لگا کے اس طرح
راکھ کا ڈھیر کردیا کہ ایک کتاب کا کوئی ورق تلاش کرنے سے نہیںملا۔ بات کیا
ہے؟ مسلمان کہتے تو یہ تھے کہ ہم مسلمان ہیں ہمسلمان کہتے تو یہ تھے کہ
ہمارا یہ ملک ہے ۔ مسلمان کہتے تو یہ تھے کہ یہ ہمارا بادشاہ ہے ہمارا خلیفہ
ہے۔ خلیفہ کہتا تو یہ تھا کہ میں رعایا کا حاکم ہوں میں ان کا ہمدرد ہوں حاکم
ہوں انصاف کرنے والا ہوں لیکن زبانی جمع خرچ تھی۔ اس کے بعد یہی ہلاکوخاں
کی فوج لاکھوں کی تعداد میں مصر میں گئی حملہ آور ہوئی ۔ مصر میں تفرقہ
بازی نہیں تھی۔ مسلمان چھوٹے چھوٹے ٹکڑوں میں بٹا ہوا نہیں تھا۔ وہی ہلاکو
خاں مصر کے مسلمانوں نے اس کو اس بری طرح شکست دی کہ ہلاکو خاں پھر
کبھی سر ہی نہیں اٹھا سکا۔ دیکھیں کتنا عجیب ہے ۔ بغداد بھی مسلمانوں کا
ملک ہے۔ مصر بھی مسلمانوں کا ملک ہے۔ مصر میں اس وقت مسلمانوں میں
اتحاد تھا۔ تنظیم تھی۔ لیکن بغداد میں تفرقہ بازی تھی۔ تفرقہ بازی بجائے خود

اس بات کی علامت ہے کہ جن لوگوں میں تفرقہ ہے وہ منافق قوم ہے۔ تو اللہ
تعالیٰ کا یہ قانون ہے... ان اللہ لایغر ما بقومہ حتی لا یغر مابانفسہم... جب
کوئی قوم اپنی تبدیلی خود نہیں چاہتی تو اللہ بھی اسکے اندر کوئی تبدیلی پیدا
نہیں کرتا۔ اللہ نے قانون بنادیا ہے۔ تو آج کی صورت حال وہ بھی آپ دیکھ لیں ۔
کوئی ایسی بات نہیں ہے جو سمجھ میں نہ آئے۔ اب اپنے پاکستان میںہی دیکھ
لیں کتنے تفرقے ہیں۔ دوسرے اسلامی ممالک میں دیکھ لیں کتنے تفرقے ہیں۔
اور بڑی عجیب بات یہ ہے کہ تفرقوں کی بنیاد یہ فلسفہ وہی کام کررہا ہے کہ
ایک اللہ ہے ایک رسول ہے ایک قرآن ہے۔ بھئی جب تم سارے ہی مسلمان اس
بات پر متفق ہوکہ ایک اللہ ہے ایک رسول ہے ایک قرآن ہے تو یہ جغرافیائی
کیسی تقسیم ہے؟ اس کا مطلب یہ ہوا کہ یہ جو ہم کہہ رہے ہیں کہ ایک اللہ
ہے توحید پر ہمارا ایمان ہے ، رسالت پر ہمارا ایمان ہے ، قرآن پر ہمارا ایمان
ہے یہ صرف زبانی جمع خرچ ہے۔ جب ہم یہ کہتے ہیں کہ ایک اللہ ہے، ایک
رسول ہے، ایک کتاب ہے تو ہم ٹکڑوں میں کیسے تقسیم ہوگئے ہیں؟ اچھا چلئے
ٹکڑوں میں بھی تقسیم ہوگئے تو ٹکڑوں میں تقسیم ہونے میں ایک آدمی نماز
ہاتھ چھوڑ کے پڑھتا ہے ۔ دوسرا آدمی نماز ہاتھ باندھ کر پڑھتا ہے ۔ تیسرا آدمی
رفع یدین کرلیتاہے ۔ چوتھا آدمی الحمد شریف کے بعد زور سے آمین کہتا ہے تو
اس میں برائی کی کیا بات ہوئی؟ بھئی نماز تو پڑھ رہا ہے۔قرآن کو اس کو مان
رہا ہے۔ اس کا مطلب یہ ہوا کہ ہم جب فرقوں میں تقسیم ہوجاتے ہیں تو اس
کا وہ عمل جو اللہ اور رسول کے قانون کے مطابق ہے ہم اس کو بھی تسلیم
نہیں کرتے۔ مثلاً ایک دیوبندی ہے کلمہ طیبہ پڑھ کر مسلمان ہوتا ہے۔ قرآن
شریف وہ بھی پڑھتا ہے ۔ اب دیکھیں جتنے بھی دیوبندی، بریلوی ، وہابی ، غیر
مقلدجتنے بھی فرقے ہیںجب وہ نمازیں پڑھتے ہیں ایسا تو کبھی نہیں ہوتا کہ وہ
ایک فرقہ الحمد شریف نہیں پڑھتا۔ جتنے بھی فرقے ہیں سب الحمد شریف
پڑھتے ہیں۔ یا کسی فرقے میں ایک رکو ع کے بجائے دو رکو ع ہیں۔ یا کسی فرقے
میں دو سجدوں کے بجائے تین سجدے ہیں یا ایک سجدہ ہے ۔ یا کوئی اذان میں
فرق ہے۔ نمازکے اوقات میں فرق ہے۔ نماز میں جو ارکان ہے ان میں کوئی
فرق؟ کوئی فرقہ یہ کہتا ہے کہ بغیر وضو کے نماز ہوجاتی ہے؟ یا وہ کہے گا کہ
وضو بغیر نماز ہوسکتی ہے؟ لیکن کوئی فرقہ کبھی یہ نہیں کہہ سکتا کہ بھئی
بغیر وضو کے بھی نماز ہوسکتی ہے۔ اسی صورت سے جتنے بھی مسلمانوں کے
فرقے ہیں سب کا ایمان ہے کہ حج ہوتا ہے ۔ اگر انسان کے اندر استطاعت ہے
تو حج کرتا ہے۔ اگر استطاعت نہیں ہے تو حج نہیں کرتا۔ امت مسلمہ کے تمام
گروہ اس بات پر متفق ہیں کہ زکوٰۃ ہر حال میں واجب ہے۔ اگر آپ صاحب
نصاب ہیں آپ کو زکوٰۃ دینی ہے۔ اگر آپ مریں گے تو نماز جنازہ ہوگی۔ جب آپ
پیدا ہوں گے تو اذان اور اقامت کانوں میں کہی جائے گی۔ یہ سب ہمارے اعمال
ہیں جو ہم کرتے ہیں ظاہرے طور پرے لیکن اس کے باوجود ہم ایک دوسرے کو
کافر کہہ رہے ہیں۔ جبکہ اللہ نے اور اللہ کے رسول نے یہ نہیں کہا کہ دوسرے

کو برا بھی کہو، اگر تم کافروں کے بتوں کوبرا کہوگے تو ہوسکتا ہے وہ تمہارے
بڑوں کو برا کہنے لگے۔ تو اس سے بہتر یہ ہے کہ تم ان کو ان کے حال پر چھوڑ
دو۔ اب یہاں صورتحال یہ ہے کہ ہر مسلمان کی جو شناخت ہے وہ محمدی
شناخت بعد میں ہے پہلے دیوبندی ، بریلوی شناخت ہے۔ اور اس کا مطلب یہ کہ
ایک دفعہ یہ سلسلہ چلا تو اب وہ کہتے ہیں کہ صاحب بہتر فرقے ہیں ، کوئی
کہتا ہے کہ جی ستر فرقے ہیں ، کوئی حدیثیں بیان کرتے ہیں واللہ اعلم وہ
موضوع حدیث ہے یا صحیح حدیث ہے کہ صاحب بہتر فرقے ہوں گے ان میں ایک
فرقہ جو ہے وہ جنتی ہوگاناجی ہوگا اور باقی فرقے جہنمی ہونگے۔ بھئی اس
کی کیا علامت ہے ۔ بھئی اس کی کیا علامت ہے؟ اب ہر ایک کا اس بات پر بضد
ہے کہ بہتر فرقوں میں ایک فرقہ جنتی ہے۔ لیکن ہر فرقہ یہ کہتا ہے کہ یہ
دوزخی ہے میں جنتی ہوں۔ ان سے کوئی پوچھے کہ تمہارے پاس کیا ثبوت ہے کہ
تم جنتی ہو؟ اللہ میاں نے تمہارے کان میں کہہ دیا کوئی اور طریقہ کوئی الہام
ہوا ۔ ...... میں ایک دفعہ وہاں رتن تلاؤ میں ایک مسجد تھی چھوٹی سی اس
میں نماز پڑھنے گیا عصر کی جماعت ہوگئی تھی وہاں ایک صاحب بیٹھے ہوئے تھے
میں نے کہا کیوں بیٹھے ہوئے ہو جماعت میں کیوں شریک نہیں ہوئے؟ وہ کہنے
لگے جی میں غیر مقلد ہوں ۔ میں نے کہا غیر مقلد ہو تو جاؤ نماز پڑھ لوکہنے
لگے ہمارے ہاں نہیں ہوتی۔ ہم غیر مقلدوں کی نمازکسی کے پیچھے نہیں
ہوتی۔ اچھا میں بھی بیٹھ گیا میں بھی نماز میں شریک نہیں ہوا۔ میں نے کہا
بات سنو یہ بتاؤ صحن میں آجاؤ وہاں بات کریں گے یہاں نماز میں خلل پڑے گا۔
میں نے کہا تم یہ بتاؤ کہ تمہیں مسئلہ کس نے بتایا کہ غیر مقلد مولوی صاحب
کے پیچھے نماز نہیں ہوتی؟ تو کہنے لگے جی میرے مولوی صاحب نے بتایا۔ میں نے
کہاتم خو دمقلد ہوگئے تو غیر مقلد کہاں سے ہو؟ یعنی آپ دیکھیں کہ اسلام کو
کیا بنادیا ہے یہ سوچنے کی بات ہے۔ میری آپ سے گزار ش ہے میں جب کوئی
باتیںکرتا ہوںخدانخواستہ میرا منشاء ہرگز کوئی تفرقہ نہیں ہے۔ ایسا نہیں ہے
کہ میں کوئی دیوبندی ہوں ، میں کوئی بریلوی ہوں میں کوئی اہل حدیث ہوں
میں مسلمان ہوں اور کچھ بھی نہیں ہوں۔ میں یہ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ
اسلام اتنا بڑا مذہب ہے کہ اس کے کسی بھی رکن پر آپ غور کریں گے تو وہاں
اجتماعیت کے علاوہ آپ کو کچھ بھی نظر نہیں آئے گا۔ رمضان شریف دیکھیں آپ
سحر کے وقت جناب مولوی صاحب اذان دیتے ہیں لاکھوں کروڑوں آدمی اس اذان
پر اپنا منہ بند کرلیتے ہیں اور ہر حلال چیز کو اپنے اوپر حرام کرلیتے ہیں۔ سارے
دن بھوکے رہتے ہیں پیاسے رہتے ہیں گرمی کی شدت کو برداشت کرتے ہیں۔
بیمار بھی ہوجاتے ہیں۔ لیکن اللہ نے کہہ دیا ہے کہ بھئی فجر کی اذان ہوجائے
گی تو سارے دن نہیں کھانا۔ سارے دن اللہ کے لئے بھوکے رہنا ہے کیوں؟ اس لئے کہ
بارہ گھنٹے یا تیرہ گھنٹے جب بھی آپ کو بھوک لگے جب بھی آپ کو پیاس لگے
...... اللہ کے لئے منہ بند کیا ہے تو اللہ کے منہ کھلے گا۔ افطار میں اذان ہوتی
ہے لاکھوں کروڑوں آدمی منہ کھو ل کے افطار کرلیتے ہیں ۔ اس سے بڑی

اجتماعیت کیا ہوگی؟ دیوبندی بھی روزہ رکھتے ہیں، آپ کے بریلوی صاحبان بھی
روزہ رکھتے ہیں۔ اہل تشیع حضرات بھی روزہ رکھتے ہیں ان میں پانچ دس منٹ
کا فرق ہوگیا لیکن روزہ کا جو مقصد ہے وہ بھی پورا کرتے ہیں آپ بھی پورا کرتے
ہیں۔ اس کے بعد آپ یہ دیکھئے کہ صاحب آدمی مرتا ہے جتنے بھی خاندان کے
لوگ، جتنے بھی احباب دوست سب جمع ہوتے ہیں۔ کسی بھی فرقے کے ہوں
اجتماعی نماز جنازہ ادا کرتے ہیں۔ اجتماعی طور پر قبر میں بھی دبا دیتے ہیں۔
آپ نے یہ کہیں نہیں دیکھا ہوگا فرقوں کے حساب سے کسی کی قبر کھڑی ہوئی
ہے کسی کی قبر لیٹی ہوئی ہے کسی کی قبر شمال جنوب ہوئی ہوئی ہوکسی
قبر کیا کہتے ہیں قبلہ رخ ہوۓ جو ہے شمال جنوب قبر وہی ہوتی ہے سب کی
قبرے جس طرح قبر میں مردے کو دفنایا جاتا ہے اسی طرح سارے دفناتے ہیں۔
اسی طرح نماز جمعہ ہے ۔ نماز جمعہ ہر آدمی پڑھتا ہے نماز جمعہ اجتماعی
طور پر نماز پڑھتا ہے۔ تو اسلام کی جو بنیاد ہے اس بنیاد میں آپ کو سوائے
وحدت سوائے تنظیم کے سوائے اخوت و یگانگت کے سوائے بھائی چارے کے سوائے
ایک پلیٹ فارم پر جمع ہونے کے آپ کو کچھ نہیں ملے گا۔ ابھی آپ نے قربانیاں
کی ہیں ماشاء اللہ یہ بھی ایک اجتماعیت ہے۔ کیا کوئی فرقہ ایسا ہے جو تیسرے
دن ہونے کے بعد قربانی کرتا ہو؟ عصر کی نماز کے بعد تیسرے دن قربانی کرتا
ہو؟ کیا کوئی فرقہ اسلام میں ایسا ہے جو یہ ثابت کرے کہ عید کی نماز سے پہلے
بھی قربانی ہوسکتی ہے۔ کوئی ہو اس فرقہ کا نام کچھ بھی ہوۓ تو اس کا
مطلب یہ کہ عملی طور پر ظاہرہ جو ہمارے اعمال ہیں ان کے اعتبار سے ہم
سارے مسلمان متحدہیں۔ ہر مسلمان اسلام کا پیروکار ہے۔ کوئی فرقہ ایسا
نہیں ملے گاجو سیدنا حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ختم نبوت پر ایمان نہ رکھتا
ہو۔ اگر کوئی فرقہ ختم نبوت پر ایمان نہیں رکھتا تو ظاہر ہے وہ مسلمان ہی
نہیں اسلام سے ہی خارج ہے۔ کسی فرقے کے ماننے والے کسی فرقے کے پیروکار
نے کبھی یہ نہیں کہا کہ اللہ ایک نہیں دو ہے نعوذ باللہ۔ پھر کیا جھگڑا ہے؟ کہ
ہم فرقے میں کیوں ہیں؟ بکھرے ہوئے کیوں ہیں؟ ٹکڑوں میں کیوں تقسیم ہیں؟
اس کی وجہ یہ ہے کہ ہمارے یہ جتنے بھی اعمال ہیں یہ ظاہری اور جسمانی
اعمال ہیں۔ اگر ہم ظاہری اور جسمانی اعمال کے ساتھ ساتھ اپنے اندر اپنی
ذات اپنی روح سے واقفیت حاصل کرلیں تو جس طرح آج میں سوچ رہا ہوں اس
طرح آپ سب سوچیں گے۔ میں یہ بات آپ سے عرض کررہا ہوں میری کیا
خصوصیت ہے۔ میں بھی آپ ہی کی طرح کا ایک انسان ہوں۔ آپ ہی کی طرح
کھانا کھاتا ہوں آپ ہی کی طرح سوتا ہوں۔ آپ ہی کی طرح جاگتا ہوں۔ آپ
ہی کی طرح اپنا کاروبار معاش کرتا ہوں۔ میرے بھی بچے ہیں آپ کے بھی بچے
ہیں۔ میری بھی بیوی ہے آپ کی بھی بیوی ہے۔ میں بھی کسی کا شوہر ہوں
آپ بھی کسی کے شوہر ہیں۔ کیا فرق ہے؟ فرق صرف یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے
اپنے فضل و کرم سے اپنی رحمت سے سوچ کے زاویے میں تبدیلی کردی ہے۔ اور
سوچ کا زاویہ اس بنیاد پر تبدیل ہوگیا کہ جسمانی اعمال و وظائف کے ساتھ

ساتھ اس بات کی بھی روشنی حاصل ہوگئی ہے کہ جسمانی اعمال و وظائف جو
ہیں وہ سب عارضی ہیں وہ سب فانی ہیں۔ کوئی ہمیشہ نہیں رہتا۔ جو پیدا
ہوا اسے قبر میں جانا ہی جانا ہے۔ لیکن کوئی روح کبھی مری ہی نہیں۔یا تو
آپ یہ کہیں بھئی روح بھی فانی ہے جسم کی طرح روح تو فانی ہے ہی نہیں۔
تو اس کا مطلب یہ ہوا کہ اللہ تعالیٰ سے قربت کے لئے اللہ تعالیٰ سے محبت کے
لئے اللہ تعالیٰ کے بنائے ہوئے اللہ تعالیٰ کے عطا کردہ دین کے لئے ، سیدنا حضور
علیہ الصلوٰۃ والسلام کے نقش قدم پر چلنے کے لئے جسمانی وظائف کے ساتھ
ساتھ روحانی زندگی سے واقفیت ضروری ہے۔ کہ جسمانی اعمال و ظائف
مجبوری ہے اس مادی دنیامیں رہنے کے لئے اور جسمانی اعمال و وظائف جتنے
بھی ہیں جب آپ مرتے ہیں تو سب ختم ہوجاتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں
قولوا اسلموا... یہ کہتے ہیں کہ ہم مسلمان ہیں مسلما ن تو ہیں ... ولما
یدخلوالایمان فی قلوبہ ... ابھی تمہارے دلوں میں ایمان داخل نہیں ہوا۔ اس کا
مطلب ہے اسلام اور ایمان دو الگ الگ چیزیں ہوگئیں قرآن کے مطابق۔ اسلام
جسمانی وظائف و اعمال کا نام ہے ، ان جسمانی اعمال و وظائف کا نام ہے جو
اللہ نے اور اللہ کے رسول نے ہمیں تعلیم دی ہے۔ ایمان اس چیز کا نام ہے کہ
اسلام کے اوپر چلتے ہوئے اسلام کے بتائے ہوئے طریقوں پر عمل کرتے ہوئے اس
کی حقیقت سے واقف ہوجائے۔ مثلاً ہم نماز پڑھتے ہیں اب نماز کے بارے میں اللہ
تعالیٰ نے قرآن پاک میں فرمایا کہ ... ان الصلوٰۃ تنہا عن الفحشاء و المنکر... کہ
نماز ایک ایسا عمل ہے یقینی یہ اللہ تعالیٰ فرمارہے ہیں کہ جو انسان کو
فواحشات سے منکرات سے شیطنت سے روک دیتا ہے بریک لگا دیتا ہے۔ وہ
نمازی کبھی شیطنت کر ہی نہیں سکتا۔ ان الصلوٰۃ تنہا عن الفحشاء و المنکر...
اگر کوئی نمازی نماز پڑھ کر شیطنت کرتا ہے تو ظاہر ہے کہ اللہ اور اللہ کے
رسول کے مطابق نماز نہیں ہوئی۔ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں ... ان الصلوٰۃ تنہا عن
الفحشاء و المنکر...۔ قل ان الصلوٰۃ و نسکی و محیای و مماتی ... رب العالمین...
اے پیغمبر ﷺ آپ فرمادیجئے میری نماز میرا مرنا میرا جینا سب میرے اللہ کے لئے
ہے۔ یعنی میں نماز پڑھتا ہوں تب بھی اللہ میرے سامنے ہوتا ہے ، زندہ ہوتا
ہوں جب بھی اللہ میرے سامنے ہوتا ہے ، مرتا ہوں تب بھی اللہ میرے سامنے
ہوتا ہے۔ اب اللہ کو یہ آنکھ نہیں دیکھ سکتی۔ یہ جسمانی آنکھ اللہ کو نہیں
دیکھ سکتی۔ اس لئے کہ اس میں سکت ہی نہیں ہے کہ اللہ کو دیکھے۔ یہ تو
اتنی کمزور آنکھ ہے کہ اگر اس کے سامنے باریک ترین کوئی کاغذ کا ٹکڑا بھی آپ
رکھ دیں تونظر نہیں آتاصحیح طرح سے۔ تو اب یہ تو طے ہوگیا کہ یہ آنکھ تو
اللہ کو نہیں دیکھ سکتی۔ لیکن اب اللہ کو آنکھ دیکھ سکتی ہے وہ کون سی
آنکھ دیکھ سکتی ہے؟ اللہ کو وہ آنکھ دیکھ سکتی ہے جو اس آنکھ کو کچھ
دکھانے کا ذریعہ بن جاتی ہے وہ آپ کی روح ہے۔ روح نے اللہ کو دیکھا ، روح اللہ
کو دیکھ سکتی ہے۔ اللہ تعالیٰ نے یہ بھی فرمایا ...الصلوٰۃ معراج المؤمنین ... کہ
نماز اگر صحیح معنوں میں آپ قائم کرلیں جسمانی نماز کے ساتھ ساتھ اس کے

اندر آپ کی روحانی صلاحیتیں بھی داخل ہوجائیں تو نماز قائم کرنے والا بندہ غیب
کی زندگی میں داخل ہوجاتا ہے۔ اس پر غیب کی دنیا کے دروازے کھل جاتے ہیں۔
اور وہ غیب کی دنیا میں داخل ہوجاتا ہے۔ اب آپ یہ دیکھیں صاحب السلام
علیکم و رحمة اللہ ...السلام علیکم ورحمة اللہ ... آپ کس کو سلام کررہے ہیں؟
بھئی جماعت میں اتنے بھائی ہیں دس ادھر بھی بھائی ہیں دس ادھر بھی ہیں ۔
لیکن آپ جب سلام پڑھتے ہیں نماز میں کس کو سلام کررہے ہیں؟ کہ جب کوئی
بندہ نمازی نماز پڑھتا ہے اور اس کی نماز اللہ کے لئے نماز ہوتی ہے اور اس کو
حضور قلب حاصل ہوجاتا ہے تو صفیں کی صفیں فرشتے اس کے ساتھ نماز پڑھتے
ہیں۔ وارکعو مع الراکعین ... واسجدوا مع الساجدین ... کہ جب وہ رکوع کرتے
ہیں تو لاکھوں کروڑوں فرشتے اس کے ساتھ رکوع میں چلے جاتے ہیں جب وہ
سجدہ کرتے ہیں تو لاکھوں کروڑوں فرشتے اس کے ساتھ سجدۓ میں چلے جاتے
ہیں۔ فرشتوں کو دیکھنا تو جناب بہت بڑی بات ہے یہاں تو صورتحال یہ ہے کہ
پوری آپ نماز پڑھ لیں کہ یہی پتہ نہیں چلتا کہ سبحان ربی العظیم تین دفعہ
کہا یا نہیں کہا۔ اگر کسی بھائی کو پانچ سات سورتیں یاد ہیںتو اسے یہی یاد
نہیں رہتا کہ میں نے پہلی رکعت میں کون سی سورت پڑھی تھی ۔ جب وہ اپنے
کاروبار میں جاتا ہے تو اس کا ذہن کاروبار سے نہیں ہٹتا۔ سب کچھ اس کو یاد
ہے اس سے اتنے پیسے لینے ہیں اس سے اتنے پیسے لینے ہیں۔اگر دکان میں ایک
ہزار چیزیں ہیں تو اسے پتہ ہے فلاں چیز وہاں رکھی ہے فلاں چیز وہاں رکھی
ہے۔ فلاں چیز وہاں رکھی ہے۔ اس کی یہ قیمت ہے ۔اس کی یہ قیمت ہے ۔
لیکن ایک ہزار چیزوں کو وہ یاد رکھ سکتا ہے اس لئے کہ اس کے پیچھے مادیت
کام کررہی ہے۔ اور نماز میں کھڑے ہو کر وہ ایک اللہ کو یاد نہیں رکھ سکتا۔ یہ
کیسا ظلم و ستم ہے۔ بھئی نماز میں جب آپ نے اللہ اکبر کہہ دیا تو اس کا
مطلب ہے آپ نے ہر طرف سے ذہن ہٹاکر ایک اللہ کے اوپر اپنی ذہنی مرکزیت
کو قائم کیا ہے۔ کہ جو بندہ ایک وقت میں ہزاروںچیزوں کو یاد کرسکتا ہے ۔
ہزاروں چیزوں کی قیمتیں یاد رکھ سکتا ہے ۔ ہزاروں چیزوں کے بارے میں اسے
یہ بھی معلوم ہے کتنے کی آئی ہے کتنے کی بیچنی ہے۔ اتنی بڑی صلاحیت اس
بندے کے اندر ہے کیا وہ ایک ہستی پہ ایک جگہ اپنے ذہن کو مرکوز نہیں کرسکتا؟
اس کا مطلب یہ ہے کہ صلاحیت تو ہے لیکن بندہ اللہ کے اوپر اپنی ذہنی
مرکزیت طاری نہیں کرنا چاہتا۔ جھوٹا ہے ۔ اللہ کے ساتھ جھوٹ بولتا ہے۔ فویل
اللمصلین الذین ھم عن صلاتھم ......اللہ تعالیٰ کہتے ہیں وہ لوگ جو نماز میں ...
نمازی تو ہیں ... نمازی تو ہیں لیکن جب وہ نیت باندھتے ہیں اللہ کے سامنے
کھڑے ہوجاتے ہیں اور دور ہوجاتے ہیں ۔ وہ کرتے کیا ہیں؟ حضور قلبی نہیں
ہوتی۔ وہ نمازیں انہیں دوزخ میں لے جائیں گی وہ نماز ہلاکت میں ڈال دے گی۔
اب آپ یہ دیکھ لیں ایک ارب مسلمانوںمیں یہ تو نہیں کہ سارے ہی بے نمازی
ہیں۔ وہ نمازیں ہلاکت کا ذریعہ بن جاتی ہے۔ کیوں؟اس لئے کہ نماز میں
جسمانی وظائف تو ہیں لیکن ان جسمانی وظائف کے ساتھ ساتھ اس کے اندر جو

روحانی طریقہ ہے۔ وہ نہیں کرتا۔ اس کے اندر اللہ کے ارشاد کے مطابق جو ایمان
ہونا چاہئے وہ نہیں ہے۔ اس لئے نماز ہلاکت کا ذریعہ بن جاتی ہے۔ جب نماز کا
فائدہ نہیں پہنچتا تو دعا کا فائدہ کیسے پہنچے گا؟ نمازی جو ہے نماز کی

definition

پر اگر آپ غور کریں یہ ہمارے پیغمبر محمد الرسول اللہ ﷺ کا بہت بڑا اعجاز ہے
ﷺ اپنی امت پر بہت بڑا احسان ہے۔ حضور کا ہے کسی مذہب نے عباد ت کا وہ
طریقہ کار نہیں ملتا جو مسلمانوں کے ہاں ہے۔ اب دیکھئے آپ نماز کی جو
ارکان ہے ان پر آپ غور کریں ۔ سب سے پہلے تو یہ کہ آپ بغیر وضو کے نماز ہی
قائم نہیں کرسکتے۔ موٹی سی بات یہ ہے کہ آپ جب بھی وضو کریں گے اپنے آپ
ہلکا پھلکا اور لطیف محسوس کریں گے۔ کبھی یہ تجربہ کریں آپ بہت زیادہ
تھکے ہوئے ہوں آپ ٹھنڈے پانی سے وضو کریں بالکل فریش ہوجائیں گے۔ یعنی
تقریباً آدھا ...... ۔ اس کے بعد پھر یہ کہ جس جگہ آپ نماز قائم کریں وہ جگہ
پاک صاف ہونی چاہئیے۔ وہاں بدبو نہیں ہونی چاہئیے۔ اس کا مطلب یہ کہ اب
مزید آپ کے ذہن کو لطافت حاصل ہوگئی ۔ وضو آپ نے کیا۔ منہ صاف کیا۔ کلّی
کی ۔ ناک میں پانی ڈالا۔ انگلیوں کا مسح کیا۔ پیروں کا مسح کیا۔ ابھی موجودہ
ریسرچ یہ ہے کہ انہوں نے یہ بتایا کہ اگر کسی کو بلڈ پریشر ہوفوری طور پر
کوئی علاج میسر نہ ہوتو وہ انگلیوں کے اندر خلال کرے۔ تین دن کے اندر اندر بلڈ
پریشر نارمل ہوجائے گا۔ چودہ سو سال پہلے ہمارے نبی ﷺ نے فرمایا کہ جب
وضو کرو تو ہر عضو کا خلال کرو۔ مقصد یہ کہ آپ نے صحیح وضو کرلیں پانچ
وقت تو بلڈ پریشر تو آپ کے قریب ہی نہیں آئے گا۔ یہ ایک بہت بڑی بات ہے کہ
تین دن خلال سے کس طرح ہوجائے گا۔ پاکیزگی حاصل ہوگئی آپ کو۔ اب آپ
ایک جگہ آپ کھڑے ہوگئے جگہ صاف ستھری تھی۔ آپ نے مصلّی بچھایااب مصلّے
پر آپ کھڑے ہوگئے۔ سروں تک آپ نے ہاتھ اٹھایا،ہاتھ اٹھا کر آپ نے باندھ لئے پھر
کچھ پڑھاپھر جھک گئے پھر کھڑے ہوگئے پھر سجدہ میں چلے گئے ۔ سجدے میں
چلے گئے تقریباً آپ لیٹنے کی حالت میں ہوگئے۔ پھر آپ اٹھ کے بیٹھ گئے پھر آپ پھر
کھڑے ہوگئے۔ پھر اٹھ کے بیٹھ گئے ۔ پھر آپ نے ادھر ادھر منہ کرکے سلام پھیر لیا۔
اب نمازکی جو ارکان ہیں اس پر آپ لوگ گھر جاکر غور کریں کہ زندگی کی
کوئی حرکت ایسی نہیں ہے جو نماز میں حضور پاک ﷺ نے نہیں فرمائی ۔ ہاتھ
ہلانا، ہاتھ اٹھانا، ہاتھ چھوڑنا۔ سیدھے کھڑے ہونا، جھکنا پھر کھڑے ہونا۔ لیٹنا،
بیٹھنا۔ پڑھنا، بولنا، سننا۔ ادھر ادھر دیکھنا۔ کوئی زندگی کی ایسی حرکت آپ
نہیں بتاسکتے کہ جس کے بارے میں آپ یہ کہیں کہ یہ نماز میں نہیں ہے۔ اس کا
کیا مطلب ہوا؟ کیا حضور پاک ﷺ نے جو اتنا بڑا پروگرام آپ کو ایسے ہی دے دیا؟
اس کے پیچھے کوئی حکمت نہیں ہے؟ کیا رسول اللہﷺ کے کسی قول میں کسی
عمل میں کوئی بھی حضور پاک ﷺ کے کسی بھی ارشاد میں حکمت سے خالی ہے؟
حضور کا کوئی قول کوئی فعل کوئی عمل حکمت سے خالی ہوسکتا ہے؟تو

حضور پاک ﷺ نے نماز کا جو پروگرام آپ کو اپنی امت کو اس لئے عطا کیا کہ
مسلمان بندے کسی بھی حالت میں ہوچل رہا ہو، پھر رہا ہو، ہاتھ ہلا رہا ہو،
ہاتھ اٹھا رہا ہو، بیٹھا ہوا ہو، کھڑا ہوا ہو، جھکا ہوا ہو، لیٹا ہوا اس کا ذہن
اللہ کے پاس لگا ہوا ہوگا۔ کسی بھی حال میں مسلمان کا ذہن اللہ سے نہیں
ہٹتا۔ یہ مسلمان کی اور مومن کی تعریف ہے۔ والرسخون فی العلم یقولون امنا
بہ کل من عند ربنا... اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں جو لوگ وہ علوم حاصل کرتے ہیں
جو انبیاء کے علوم ہیں اور جو لوگ اپنے رسول ﷺ کی امت ہیں ان کی تعلیمات پر
غور و فکر کرکے ان کو روحانی طور پراپنے اوپر جاری و ساری کرلیتے ہیںتو وہ یہ
دیکھنے لگتے ہیں کہ ہر چیز اللہ کی طرف سے ہے۔ یقولون امنا بہ کل من عند
ربنا...ہر چیز اللہ کی طرف سے ہے۔ اور اس میں کیا شک ہے کہ اللہ کی طرف
سے نہیں ہے۔ آپ اپنی پیدائش پر غور کریں۔ کیا کوئی بندہ خود پیدا ہوسکتا
ہے؟ آپ اپنی جوانی پہ غور کریں۔ کیا کوئی آدمی خود جوان ہوسکتا ہے؟ آپ
اپنے بوڑھاپے پر غور کریں۔ کیا کوئی آدمی بوڑھاپے سے بچ سکتا ہے؟ آپ اپنی
موت پہ غور کریں... جو آدمی یہاں پیدا ہوگیا ... کل نفس ذائقة الموت ... کیا وہ
موت سے بچ سکتا ہے؟ کیا کوئی آدمی بغیر ہوا کے زندہ رہ سکتا ہے؟ ہوا کس
نے بنائی؟ کیا کوئی آدمی بغیر بھوک کے زندہ رہ سکتا ہے؟ سورج کس نے بنایا
دھوپ کہاں سے آتی ہے؟ کیا کوئی آدمی زمین پر اس وقت رہ سکتا ہے جب اللہ
زمین نہ بنائے؟ اور اگر اللہ زمین کو کیچڑ بنادے ، دلدل بنادے تو کیا ساری مخلوق
زمین میں دھنس کر فنا نہیں ہوجائے گی؟ اور اگر اللہ اس ساری زمین کو سنگ
مرمر بنادے ۔ سنگ مرمر بہت بڑا پتھر ہے بہت قیمتی پتھر ہے کیا زمین سنگ
مرمر بننے سے ساری مخلوق بھوکی نہیں مر جائے گی؟ کون سی ایسی چیز ہے
جس کے بارے میں انسان یہ دعویٰ کرسکتا ہے کہ یہ انسان کی بنائی ہوئی ہے۔
اگر انسان نے کوئی چیز بنائی ہے اگر انسان نے کوئی چیز ایجادات بھی کی ہیں تو
وہ ایجاد بھی انہی اشیاء سے وجود میں آرہی ہیں جو پہلے سے اس دنیا میں
موجود ہے جو اللہ تعالیٰ نے پیدا کردی ہے۔ تو ظاہر ہے انسان کی ساری زندگی
وہ پیدائش سے پہلے عالم ارواح کی زندگی ہو۔ پیدائش کے بعد عالم ناسوت کی
زندگی ہو۔ مرنے کے بعد عالم اعراف کی زندگی ہو۔ عالم اعراف کے بعد حساب
کتاب کی زندگی ہو۔ اور حساب کتاب کے بعد دوزخ اور جنت کی زندگی ہو۔
سارا کا سارا سفر وہ اللہ کی مرضی سے کرتا ہے۔ حضور پاک ﷺ نے جب یہ
مشاہدہ کیاکہ یہاں تو اللہ کے علاوہ کوئی چیز ہے ہی نہیں ۔ ہر چیز اللہ کے
قبض قدرت ... الا انہ بکل شی محیط... ہر چیز پر اللہ نے احاطہ کیا ہوا ہے۔
... الا انہ بکل شی محیط... کہ ہر چیز جیسے میں یہاں بیٹھا ہوا ہوں۔ میرے
اوپر بھی ایک دائرہ اللہ کا ۔ آپ کے اوپر بھی۔ دنیا کے اوپر بھی ۔چاند کے اوپر
بھی ستاروں اوپر بھی۔ ساری دنیا پر اللہ کی حکمرانی ہے۔ اگر اللہ کی
حکمرانی ساری دنیا پر کائنات پر قائم نہ ہوتی تو روز ستارے ٹکراتے آپس میں۔
روز انسان ایک دوسرے کے اندر جذب ہوجاتے۔ روز یہ ہوتا کہ بلی کے اندر سے

انسان پیدا ہورہاہے انسان سے کتا پیدا ہورہا ہے۔ ایک نظام ہے ... مربوط نظام
ہے۔ جس کا سارا کا سارا کنٹرول اللہ کے ہاتھ میں ہے۔ جس طرح اللہ نے جو
نظام بنادیا ہے جو سسٹم قائم کردیا ہے لاکھوں کھربوں سال ہوگئے اس نظام
میں اتنی بھی کمی واقع نہیں ہوئی ہے آپ اس کے اندر ایک بھی جھول ثابت
نہیں کرسکتے۔ کھربوں سال ہوگئے انسان سے انسان ہی پیدا ہوتا ہے ۔کھربوں
سال ہوگئے ہیں کتے کے ہاں کتا ہی پیدا ہوتا ہے۔ کھربوں سال گزر گئے کبوتر
کے اندر سے کبھی مرغی کا بچہ نہیں نکلا۔ کیوں؟ سب پر ایک ہستی ہے ۔
حضور پاک ﷺ نے جب یہ مشاہدہ کیا کائنات کا ہر یونٹ انفرادی حیثیت نہیں
رکھتی۔ کائنات کا ہر یونٹ اللہ کے کنبہ کا اللہ کے خاندان کا اللہ کی برادری کا
اللہ کی مخلوق کا ایک فرد ہے۔ ہر فردوسرے کے ساتھ جڑا ہوا ہے۔ ہوا آپ کے
ساتھ جڑی ہوئی ہے ۔ آپ ہوا کے ساتھ جڑے ہوئے ہیں۔ پانی آپ کے ساتھ جڑا
ہوا ہے ۔ آپ پانی کے ساتھ جڑے ہوئے ہیں۔ آپ نہ ہوں تو پانی کا وجود بھی
نہیں ہوگا۔ پانی نہ ہو تو آپ کا وجود کس کام کا؟ زمین نہ ہو آپ کا وجود زیر
بحث نہیں آتی۔ آپ نہ ہوں تو زمین کا وجود زیر بحث نہیں آتی۔ یہ سارا سسٹم
جو حضور پاکﷺ خاتم النبیین ﷺ نے مشاہدہ فرمایاتو انہوں نے اپنے امت کے لئے یہ
نماز کا پروگرام عطا کیا۔ اور حضورﷺ نے اپنی بصارت سے ، اپنے فہم سے ، اللہ
کی دی ہوئی نظر سے ایسا پروگرام ترتیب دیاکہ امت مسلمہ کا ہر فرد جو بھی
حرکت کرے اس کا ذہن اللہ کے ساتھ قائم رہے۔ ۔ اور یہی نماز کا مقصد ہے۔
لیکن ہماری صورت یہ ہے کہ ہم دنیاوی کام جب کرتے ہیںتو یکسو ہوجاتے ہیں۔
وہی ایک جگہ ہمارا ذہن اٹکا رہتا ہے۔ اور جب اللہ کا معاملہ آتا ہے تو ہر چیز
کو بھول بھال کے دوسری چیزوں میں لگ جاتے ہیں۔ وہ اللہ کو بھول کے دوسری
چیزوں میں ہمارا ذہن لگ جاتا ہے۔ یہ صرف اس لئے ہے کہ ہم نے اسلام کاجو
ایک مکمل نظام حیات ہے ۔ کونسا مکمل نظام حیات...؟ ایک اللہ ہے ۔ ایک اللہ
کی مخلوق ہے۔ کیا کوئی باپ یہ چاہے گاکہ اس کے آٹھ بیٹے ہوں اور آٹھ بیٹے آٹھ
فرقے بنالے؟ کیا کوئی باپ یہ چاہے گاکہ اس کے چار بیٹے ہوں اور چاروں بیٹے
آپس میں دست و گریبان رہے؟ جب باپ نہیں چاہے گا تو سب سے بڑا باپ اللہ
ہے وہ کیسے چاہے گا وہ کیسے چاہے گا؟ یہ ہماری جو اجتماعی دعائیں ہیں۔
اب آپ کی سمجھ میں آگیا ہوگا کہ وہ اس لئے قبول نہیں ہوتیںکہ زبانی اور
جسمانی طور پر تو اجتماعیت ہے لیکن رسول اللہﷺ کی تعلیمات کے مطابق
اجتماعیت نہیں ہے۔ واعتصموا بحبل اللہ جمیعا ولا تفرقوا... اللہ کی رسی کو متحد
ہو کر مضبوطی کے ساتھ پکڑ لواور آپس میں تفرقہ نہ ڈالو۔ بھائی اتنی روشن
اور واضح آیت ہے اس کا کوئی دوسرا ترجمہ بھی نہیں ہوسکتا۔ اور اس کے بعد
بھی تفرقہ موجود ہیں۔ تفرقہ اگر ہیںتو ہونے دیں ۔ ایک نماز آدمی اگر ہاتھ
چھوڑ کر پڑھ رہا ہے تو دوسرا کہے۔ پڑھنے دو اسے پڑھ تو رہا ہے۔بھئی وہ اس
سے تو اچھا ہے جو نمازی نہیں ہے۔ ایک آدمی ہاتھ باندھ کے نماز پڑھ رہا ہے
اسے نماز پڑھنے دو وہ تمہارا بھائی ہے ۔ اس سے تو اچھا ہے جو نماز نہیں پڑھ

رہا ہے اب جبکہ ہاتھ چھوڑنے پر ہاتھ باندھنے پر یا اور نعرے کسی لگانے پر آپس
میں ایک دوسرے سے دست و گریبان ہوگئے ایک دوسرے کو برا بھلا کہوگے۔ایک
دوسرے سے نفرت کروگے۔تو اس کا مطلب یہ ہوا کہ جو بھائی آپ کا ہم خیال
بنے آپ اس کو خود سے دور کر رہے ہواسے۔ تو ہماری دعائیں اس لئے قبول
نہیں ہورہی ہیدعائیں صرف باہر ہی باہر سے ہیں اندر نہیں اتریں۔ہم
مسلمان تو ہیلیکن ابھی تک اللہ کے حساب کے مطابق ہم نے اپنے اندر ایمان کو
داخل نہیں کیا۔ قولوا اسلمنا.........مسلمان تو ہیلیکن ان کے دلوں میں ایمان
داخل نہیں ہوا۔ ایمان کا مطلب ہے یقین۔ بھئی سب جانتے ہیں ایمان کا مطلب
ہے یقین۔ روحانی لوگ کہتے ہیں یقین کا مطلب ہے مشاہدہ۔دیکھنا۔ جب کسی
اللہ کے بندے کوایمان کی دولت نصیب ہوجاتی ہے تو وہ اس بات کا مشاہدہ کرتا
ہے کہ ساری مخلوق اللہ کا کنبہ ہے اور واحد ہستی جو کفالت کررہی ہے پوری
کائنات کی وہ اللہ ہے۔اور اس واحد ہستی نے یہ پروگرام بنایا ہے کہ خود تخلیق
کیا۔ خود مخلوق کے لئے وسائل پیدا کئے اور اس وسائل کو تقسیم کرنے کے لئے
اپنے محبوب بندے محمد رسول اللہ ﷺ منتخب کیا۔ کوئی چیز جب تقسیم ہوتی ہے
تو اس میں رحمت زیر بحث آجاتی ہے۔ جب کسی کو آپ کچھ دیتے ہیں ہدیہ،
تحفہ، نذرانہ۔ میزبانی کرتے ہیں مہمانوں کی تو آپ بتائیے اس میں غصہ ہوتا ہے
، نفرت ہوتا ہے یا رحمت ہوتی ہے؟ تو جب بھی تقسیم زیر بحث آتی ہے رحمت
ساتھ ہوتی ہے۔اور جب وسائل کی تخلیق زیر بحث آئے گی تو ربوبیت سامنے آئے
گی۔ اللہ تعالیٰ نے جب تخلیق کا تذکرہ کیا تو فرمایا ... الحمد لله رب العالمین ...
سب تعریفیں اس اللہ کے لئے ہیجو عالمین کو تخلیق کرتا ہے اور اس تخلیق کے
لئے جتنی بنیادی ضروریات ہیں سب فراہم کرتاہے۔ اور پھر فرمایا ... وما
ارسلنکـ الا رحمة اللعالمین ... اے محمد ﷺ میں نے بحیثیت رب کے عالمین کو بھی
تخلیق کیا۔ بحیثیت رب کے عالمین کی جو ضروریات زندگی ہیں وہ بھی بنادی
ہے۔ ہوا بنادی ، پانی بنادیا۔ زمین بنادی ، زمین کے اندر اجناس پیدا کردئیے۔
تمہارے جوڑے جوڑے بنادئیے۔و من کل شی خلقنا زوجین اثنین... ہم نے تمہارے
جوڑے جوڑے بنادئیے۔میں بیوی بنادئے تمہارے بچے بنادئے۔ اب معاملہ تقسیم کا
ہے۔ ... وما ارسلنک الا رحمة اللعالمین ... اے میرے محبوب بندے ﷺ اب یہ ساری
کائنات جو وسائل سے بھرپور ہے میں آپ کے سپرد کرتا ہوں کہ آپ رحمت کے
ساتھ سب کو تقسیم کریں۔ جہاں رحمت ہوگی وہاں نفرت نہیں ہوگی۔ جہاں
رحمت ہوگی وہاں تفرقہ نہیں ہوگا۔ جہاں رحمت ہوگی وہاں دشمنی نہیں
ہوگی۔ جہاں رحمت ہوگی وہاں کبر نہیں ہوگا۔ غرور نہیں ہوگا۔ رحمت
جہاں ہوگی وہاں ایثار ہوگا۔ رحمت جہاں ہوگی وہاں محبت ہوگی۔ اور
رحمت جہاں ہوگی وہاں آپس میں بھائی چارہ ہوگا۔

آخری 14 منٹ کی ریکارڈنگ)

Repeated